سرکاری رپورٹ (مباحثات)

سینتالیس واں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 09/جنوری 2018ء بروز منگل بمطابق 21 ربیع الثانی 1439 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	وزیراعلیٰ بلوچستان کے خلاف عدم اعتماد کا نوٹس۔	04
3	گورنر بلوچستان کا حکم نامہ۔	05

جلد 47 ☆☆☆ شمارہ 1

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم راحیلہ حمید خان دُرانی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر عبدالقدوس بزنجو

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب شمس الدین

ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب مقبول احمد شاہوانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی

مورخہ **09** /جنوری 2018ء بروز منگل بمطابق **21** ربیع الثانی 1439 ہجری، بوقت شام 05 بجکر 20 منٹ پر زیر صدارت میڈم راحیلہ حمید خان درانی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

میڈم چیئر پرسن: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا ص وَاذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡكُمۡ اِذۡ كُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً
فَاَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِكُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِہٖۤ اِخۡوَانًا ج وَكُنۡتُمۡ عَلٰی شَفَا حُفۡرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنۡقَذَكُمۡ
مِّنۡهَا ط كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَكُمۡ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُوۡنَ ۝۱۰۳ وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّۃٌ یَّدۡعُوۡنَ اِلَی الۡخَیۡرِ
وَیَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۝۱۰۴ وَلَا تَكُوۡنُوۡا
كَالَّذِیۡنَ تَفَرَّقُوۡا وَاخۡتَلَفُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡبَیِّنٰتُ ط وَاُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ۝۱۰۵ لا

پارہ نمبر ۴ سورۃ ال عمران آیت نمبر ۱۰۳ تا ۱۰۵

ترجمہ: اور مضبوط پکڑو رسی اللہ کی سب ملکر اور پھوٹ نہ ڈالو۔ اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اُوپر جبکہ تھے تم آپسمیں دشمن۔ پھر اُلفت دی تمہارے دلوں میں اب ہوگئے اُسکے فضل سے بھائی۔ اور تم تھے کنارے پر ایک آگ کے گڑھے کے۔ پھر تم کو اُس سے نجات دی۔ اسی طرح کھولتا ہے اللہ تم پر آیتیں تاکہ تم راہ پاؤ۔ اور چاہیئے کہ رہے تُم میں ایک جماعت ایسی جو بُلاتی رہی نیک کام کی طرف اور حکم کرتی رہے اچھے کاموں کا اور منع کرے بُرائی سے۔ اور وہی پہنچے اپنی مراد کو۔ اور مت ہو اُنکی طرح جو متفرق ہوگئے اور اختلاف کرنے لگے بعد اسکے کہ پہنچ چکے اُنکو حکم ساتھ اور اُنکو بڑا عذاب ہے۔ وَمَا عَلَیۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

میڈم اسپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ آئین کے آرٹیکل 136 اور قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 19 (ب) کے تحت میر عبدالقدوس بزنجو صاحب، میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب، سیّد محمد رضا صاحب، میر خالد خان لانگو صاحب، نوابزادہ طارق مگسی صاحب، ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی صاحبہ، میر امان اللہ نوتیزئی صاحب، سردار محمد اختر مینگل صاحب، میر حمل کلمتی صاحب، انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب، محترمہ حسن بانو صاحبہ، محترمہ شاہدہ رؤف صاحبہ، جناب خلیل الرحمٰن دمڑ صاحب اور حاجی عبدالمالک کاکڑ صاحب، اراکین اسمبلی نے وزیر اعلیٰ بلوچستان کے خلاف عدم اعتماد کا نوٹس دیا ہے۔ مَیں آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتی ہوں کہ سرکاری طور پر میرے علم میں آیا ہے کہ آئین پاکستان کے آرٹیکل (8)130 کے تحت جناب نواب ثناء اللہ خان زہری، وزیر اعلیٰ بلوچستان مستعفی ہوگئے ہیں۔ اور گورنر صاحب نے اُن کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔ اور بلوچستان حکومت نے باقاعدہ طور پر نوٹیفکیشن ارسال کر دیا ہے۔ جس کی کاپیاں آپ کے ٹیبل پر موجود ہیں۔ چونکہ آپ حضرات نے قرارداد پیش کی ہے۔ چونکہ وزیر اعلیٰ صاحب کی seat اب vacant ہو چکی ہے۔

مولانا عبدالواسع (قائد حزب اختلاف: میڈم اسپیکر!

میڈم اسپیکر: جی مولانا عبدالواسع صاحب۔

قائد حزب اختلاف: شکریہ میڈم اسپیکر صاحبہ! آج کے اسمبلی اجلاس میں جو کارروائی آپ نے پڑھ کر سُنائی ہے۔ تو اِس موقع پر مَیں سب سے پہلے نواب ثناء اللہ خان زہری صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ اُنہوں نے ازخود استعفیٰ دیا۔ جیسا کہ ہم کہتے ہیں کہ وہ ایک نواب ہے، ایک سردار ہے۔ اور ہم یہ بھی کہا کرتے تھے کہ ہمارے بلوچستان کی ایک روایت ہے۔ ہم روایتی لوگ ہیں۔ لہٰذا اُنہوں نے اپنی روایات کو، بلوچستان کی عظیم روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اِس صوبے پر، عوام پر اور اِس ہاؤس میں جتنے بھی پارلیمنٹرین ہیں جو کہ مختلف سیاسی پارٹیوں کے ہیں۔ اُن کی رائے کا احترام کرتے ہوئے اُنہوں نے جو استعفیٰ پیش کر دیا مَیں سمجھتا ہوں کہ اُنہوں نے پورے صوبے پر اور اِس ہاؤس پر یہ ثابت کر دیا کہ جمہوریت ایک عظیم چیز ہے۔ اور جمہوری طریقوں کا ہر وقت احترام کرتے ہیں۔ اور ہم جتنی بھی سیاسی جماعتیں اِدھر تشریف فرما ہیں۔ ہم سیاست اسی لئے کرتے ہیں کہ، ہم کہتے ہیں کہ اقتدار میں ہوتے ہیں تو بھی شائستگی کے ساتھ، اگر اقتدار سے نکلتے ہیں تو بھی جمہوری طریقے سے اور آئینی طریقے سے۔ لہٰذا یہ مَیں اس کو کسی کا فتح نہیں سمجھتا ہوں یہ مَیں بلوچستان کے عوام، آئین، جمہوریت اور سب سے زیادہ نواب ثناء اللہ خان زہری صاحب کا اِس قوم پر، آئین پر اور جمہوریت پر احسان سمجھتا ہوں۔ ایک دفعہ پھر اُن کا مشکور ہوں۔ پورے ہاؤس کی طرف سے مَیں اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور مَیں سمجھتا ہوں کہ محرکین میں سے جو بھی،

یا آپ آگے جو بھی کارروائی کرتے ہیں وہ اپنی کارروائی اچھی طرح سے پایہ تکمیل تک پہنچادیں۔شکریہ۔۔۔
(ڈیسک بجائے گئے)

میڈم اسپیکر: شکریہ مولانا صاحب! ابھی چونکہ وزیراعلیٰ نواب صاحب کی سیٹ vacant ہوچکی ہے۔اور جس مقصد کیلئے one point agenda تھا آج کے اجلاس کا۔جس مقصد کیلئے آپ عدم اعتماد لائے تھے۔وہ غیرمؤثر ہوتی ہے۔تو مَیں محرکین سے کہوں گی کہ وہ اپنی قرارداد واپس لیں۔ جی عبدالقدوس صاحب آپ please۔

میرعبدالقدوس بزنجو: میڈم اسپیکر! ہم جس مقصد کیلئے قرارداد،تحریک لائے ہیں۔آپ نے ہمیں یقین دہانی کرائی ہے۔اور ہمیں نوٹیفکیشن بھی موصول ہوا۔اور اُن کے resign کا نوٹیفکیشن بھی table ہوگیا۔ہم اس شکریہ کے ساتھ کہ نواب صاحب نے بڑی بردباری کے ساتھ ایک اچھا اقدام اُٹھایا۔اور یہ تو نواب صاحب کا، یہ تو ہمارا personal کوئی اس میں لڑائی نہیں ہے۔ ہمارے اپوزیشن کے دوست اس آئینی حق کے حوالے سے ایک قرارداد ہاؤس میں لائے تھے۔وہ اگر vacant ہوگئی ہے تو ہم قرارداد واپس لیتے ہیں۔۔۔(ڈیسک بجائے گئے)

میڈم اسپیکر: ok۔مَیں اب ایوان سے اِس کی اجازت لوں گی۔قواعدوانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 110 کے تحت مَیں ایوان سے رائے لینا چاہوں گی۔کیونکہ محرکین نے اپنی قرارداد واپس لے لی ہے۔آیا قرارداد نمبر 109 عدم اعتماد کو واپس لینے کی اجازت دی جائے؟ چونکہ محرکین کی قرارداد عدم اعتماد واپس لینے کی رائے کو ایوان کی اکثریت کی حمایت حاصل ہوئی ہے۔لہٰذا قرارداد نمبر 109 عدم اعتماد واپس لینے کی اجازت دی جاتی ہے۔اب چونکہ یہ ایک ایسی situation آئی ہے اُسمیں مَیں prorogue کروں گی گورنر صاحب کے حکم کے مطابق۔

In view of one point agenda for placing the no-confidence resolution in the House is 09-01-2018, the notification issued by the Government of Balochistan duly approved by the competent authority that the Chief Minister Balochistan Nawab Sanaullah Khan Zehri, resigned from his Office under Article 130(8) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973. Since the office of Chief Minister is vacant, therefore the proceeding of the

Provincial Assembly supposed to be conducted is become infructuous as such sitting of the Provincial Assembly for one point agenda on 9th January,2018 therefore, on reciept of prorogation order by the Governor Balochistan, I announce that the sitting is prorogued and the resolution of no-confidence moved stand disposed of. Thank you.

میڈم اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 05 بجکر30 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆